5666 ـ اذان اور اقامت کے درمیان کی دعائیں اور اذکار

سوال

میں اذان اور اقامت سے قبل اور بعد میں کہی جانے والی دعاء معلوم کرنا چاہتا ہوں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

1 ـ میرے علم کے مطابق اذان سے قبل تو کوئی دعاء نہیں، اگر اس وقت یعنی اذان سے قبل کوئی خاص قول یا غیر خاص قول وغیرہ کہا جائے تو یہ بدعت منکرہ ہے، لیکن اگر بالاتفاق اور اچانك ایسا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں.

2 ـ اور جب مؤذن اقامت کہنے لگے تو خاص کر اس وقت بھی ہمارے علم کے مطابق کوئی خاص قول اور دعاء نہیں ہے، اس لیے بغیر ثبوت اور دلیل کے ایسا کرنا بدعت منکرہ میں شامل ہوتا ہے.

3 ـ رہا مسئلہ اذان اور اقامت کے درمیان دعا کا، یہ ایسا وقت ہے جس میں دعاء کرنا مرغوب اور مستحب ہے.

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اذان اور اقامت کے درمیان کی گئی دعاء رد نہیں کی جاتی اس لیے دعاء کیا کرو "

سنن ترمذی حدیث نمبر (212) سنن ابو داود حدیث نمبر (437) مسند احمد حدیث نمبر (12174) یہ الفاظ مسند احمد کے ہیں، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (489) میں صحیح قرار دی ہے.

اور اذان کے فورا بعد دعاء کے الفاظ مخصوص ہیں:

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو شخص اذان سن کر یہ دعاء پڑھتا ہے اس کے لیے روز قیامت میری شفاعت حلال ہو جاتی ہے:

" اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلاۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذي وعدتہ "

اے اس مکمل پکار کے رب، اور قائم نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما، اور

انہیں وہ مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (589).

4 ـ اور اقامت کے بعد دعاء کرنے کی ہمیں تو کوئی دلیل معلوم نہیں اور اگر بغیر کسی دلیل کے کوئی دعاء اس وقت کے لیے خاص کر لی جائے تو یہ بدعت ہے.

5 ـ اور اذان کے وقت دعاء کے متعلق گزارش ہے کہ آپ کے لیے مسنون یہ ہے کہ آپ بھی مؤذن والے کلمات ہی دہرائیں، لیکن حي علا الصلاۃ اور حی علی الفلاح کی جگہ آپ لاحول و لا قوۃ الا باللہ کہیں گے.

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم میں سے کوئی ایك شخص اللہ اکبر اللہ اکبر کہے، پھر مؤذن کے اشھد ان لالہ الا اللہ کہنے پر وہ بھی اشھد ان لا الا اللہ کہے، پھر وہ اشھد ان محمدا رسول اللہ کہے تو وہ بھی اشھد ان محمدا رسول اللہ کہے، پھر وہ حی علی الصلاۃ کہے، اور وہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ کہے پھر وہ حی علی الفلاح کہے تو وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے، پھر وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو وہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے، پھر وہ لا الہ الا اللہ کہے تو وہ بھی لا الہ الا اللہ صدق دل سے کہے تو وہ جنت میں داخل ہو گا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (385).

6 ـ اور اقامت کے وقت دعاء کے بارہ میں بعض علماء کرام نے اسے اذان شمار کرتے ہوئے عموم پر ہی رہنے دیا ہے، چنانچہ اسی طرح سننے والا بھی کلمات دہرائے گا، اور بعض علماء کرام نے اقامت کے کلمات دہرانے والی حدیث کے ضعیف ہونے کی بنا پر اسے مستحب قرار نہیں دیا، اس حدیث کی تخریج آگے آ رہی ہے، ان میں شیخ محمد بن ابراہیم نے الفتاوی (2 / 136) اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے الشرح الممتع (2 / 84) میں بیان کیا ہے.

ـ اور جب مؤذن اقامت کے وقت قد قامت الصلاۃ قد قامت الصلاۃ کے الفاظ کہے تو اس کے جواب میں اقامھااللہ و ادامھا اللہ کے الفاظ کہنا غلط ہیں کیونکہ اس کے بارہ وارد شدہ حدیث ضعیف ہے.

ابو امامہ رضی اللہ تعالی یا کسی اور صحابی سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ تعالی عنہ اقامت کہنے لگے، اور جب انہوں نے قد قامت الصلاۃ قد قامت الصلاۃ کہا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے " اقامھااللہ و ادامھا کے الفاظ کہے، اور باقی ساری اقامت میں عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث اذان کی طرح ہی الفاظ کہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (528) اس حدیث کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے التلخیص الحبیر (1 / 211) میں ضعیف کہا ہے.

والله اعلم .